ہفتہ وار رسالہ: 369
WEEKLY BOOKLET: 369

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ربیع الاوّل شریف 1445 ہجری میں
مدنی مذاکروں سے پہلے ہونے والے مختلف بیانات کا تحریری گلدستہ

آخری نبی کی شان بزبانِ قرآن

صفحات 44

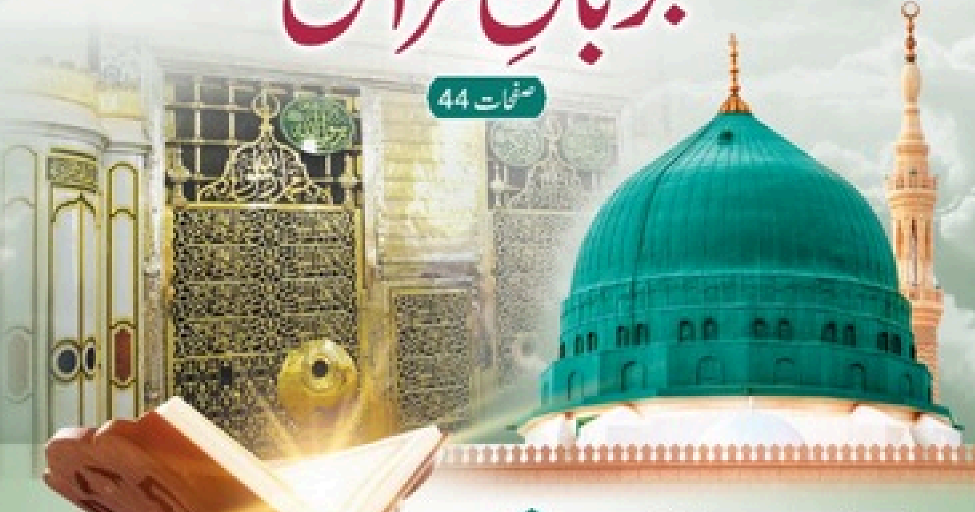

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور محفلِ میلاد 08
آمدِ مصطفےٰ کی ایک خاص برکت 10
میلاد شریف بیان کرنا اللہ پاک کی سنّت ہے 27
کیا صرف حضور ہی رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہیں؟ 41

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

پہلے اِسے پڑھیے

اللہ پاک کا پیارا پیارا کلام قرآنِ کریم دراَصل اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پوری پوری نعت ہے۔ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان و عظمت، فضائل و کمالات اور معجزات کا بیان ہے۔ علمائے کِرام نے اِس موضوع پر کئی کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں 1445 ہجری ربیعُ الاوّل شریف میں روزانہ ہونے والے مدنی مذاکروں میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بیان فرماتے جس کا موضوع: **"آخری نبی کی شان بزبانِ قرآن"** ہوتا تھا۔ یعنی قرآنی آیات سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فضائل و کمالات شریف بیان کئے جاتے تھے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبے **"ہفتہ وار رسالہ مطالعہ"** کے اسلامی بھائیوں کی مدد سے امیرِ اہلِ سنّت کے اُن بیانات کا مجموعہ بنام **"آخری نبی کی شان بزَبانِ قرآن"** رسالے کی صورت میں منظرِ عام پہ لایا جارہا ہے۔ اس کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے دوسروں کو بھی دیجئے۔ مُبلّغین کے لئے یہ ایک مکمل بیان ہے، اللہ کریم اِسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اِسے ہمارے لیے بے حساب نجات کا ذریعہ بنائے۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ایک پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دَساں کی مَیں مصطفےٰ دی کِڈی سوہنی شان اے
آپ دی تعریف وِچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیڑا مرضی سپارہ
قسم خدا دی مَینوں سب نالوں پیارا

وَالسّلام مَعَ الاِکرام

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع وبے حساب مغفرت

ابو محمد طاہر عطاری مَدَنی عُفِیَ عَنہُ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آخری نبی کی شان بزبانِ قرآن

دعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 44 صفحات کا رسالہ ”آخری نبی کی شان بزبانِ قرآن“ پڑھ یاسُن لے اُسے ماں باپ سمیت بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا پڑوسی بنا۔

اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت مولانا شاہ محمد رُکنُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اگر کوئی ربیعُ الاوّل شریف کے مبارک مہینے میں یہ درود شریف ”اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ سوا لاکھ مرتبہ پڑھے تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے نواز دیا جائے گا۔(رکنِ دین، 1/164)

اے عرب کے تاجدار، اَھْلاً وَّسَھْلاً مَّرْحَبا ۔۔۔ اے رسولِ ذی وقار، اَھْلاً وَّسَھْلاً مَّرْحَبا
جلوہ کر دے آشکار، اَھْلاً وَّسَھْلاً مَّرْحَبا ۔۔۔ ہو فِدا عطارِ زار، اَھْلاً وَّسَھْلاً مَّرْحَبا

(وسائل بخشش، ص149، 151)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے عاشقانِ میلاد! اللہ پاک کا جس قدر شکر ادا کیا جائے اُتنا کم ہے کہ اُس نے ہم گنہگاروں کو اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت میں پیدا فرمایا اور یہ کرم کتنا بڑا ہے کہ ہمیں یہ نعمت بن مانگے ملی ہے، ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ پھر کرم بالائے کرم یہ بھی ہوا کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ثنا خوانی (یعنی نعت شریف پڑھنا) اور ان کی شان کا بیان کرنا، جشنِ ولادت منانا ہمارے مقدر میں آیا۔ ہم

www.dawateislami.net

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعتیں پڑھتے سنتے اور فضائل بیان کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! یہ مقدّر والوں کا حصّہ ہے سب کو یہ نصیب نہیں ہوتا۔ کسی شاعر نے کہا ہے:

میرے آقا کی مدح سرائی اہلِ سنّت کے حصّے میں آئی
بگڑی آقا نے سب کی بنائی ہم بھی قسمت جگائے ہوئے ہیں

ایک اور شاعر نے بھی کہا ہے:

خُدا اہلِ سنّت کو آباد رکھے محمد کا میلاد ہوتا رہے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب سے بڑی نعمت

اے عاشقانِ میلادِ مصطفےٰ! اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم پر احسانِ الٰہی ہیں۔ حضور پُر نور ہیں، آپ چمکا دینے والا آفتاب ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم ہی نبیوں کے سردار اور اللہ پاک کی روشن دلیل ہیں۔ ربِّ رحیم و کریم کی ایسی عظمت وشان والی رحمت و نعمت کی آمد ہو تو پھر ہم اس انمول نعمت پر کیوں نہ خوشیاں منائیں۔ کیا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ پاک کی رَحمت ہے؟ اور رَحمتِ خداوندی پر خوشی منانے کا قرآنِ کریم حکم دے رہا ہے، دیکھئے! مقدّس قرآن میں صاف صاف اِعلان ہے: اللہ پاک پارہ 11 سورۂ یونس کی آیت نمبر 58 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۝۵۸﴾ آسان ترجمۂ قرآن کنزالعرفان[1]: ”تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔“

1 ... اس رسالے میں شامل تمام قرآنی آیات کا ترجمہ ”کنزالعرفان“ سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ مبارک کے تحت فرماتے ہیں: بعض علما نے فرمایا کہ اللہ کا فضل حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں اور اللہ کی رحمت قرآنِ کریم۔ رب فرماتا ہے: ﴿وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ ترجمہ: "اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔" (پ5، النساء:113) اور بعض نے فرمایا: اللہ کا فضل قرآن اور رحمت حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔ رب فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔" (پ17، الانبیاء:107)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید کے نزول کے مہینے یعنی رمضان میں اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت کے مہینے یعنی ربیع الاوّل میں خوشی منانا، عبادات کرنا بہتر ہے کیونکہ رب کی رحمت ملنے پر خوشی کرنی چاہیے اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو رب کی بڑی اعلیٰ نعمت ہیں، یہ خوشی رب کی نعمتوں کا شکریہ ہے۔ یعنی یہ خوشی منانا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے کیونکہ یہ خوشی عبادت ہے جس کا ثواب بے حساب ہے۔ (نور العرفان، ص342)

ہر کرم کی وجہ یہ فضلِ عظیم	صدقہ ہیں سب نعمتیں اس فضل کا
فضل اور پھر وہ بھی ایسا شاندار	جس پہ سب افضال کا ہے خاتما

(ذوقِ نعت، ص313)

اللہ پاک کے دن

اے عاشقانِ میلاد! اللہ پاک پارہ 13 سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: "اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔"

صحابیِ رسول حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرتِ اُبَی بن کَعب رضی اللہُ عنہ اور عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ امام مُجاہِد اور حضرتِ قتادہ رحمۃُ اللہِ علیہما نے اس آیتِ مبارکہ

www.dawateislami.net

میں موجود ”اَیّٰمِ اللّٰہِ“ یعنی اللہ پاک کے دن کی تفسیر ”نِعَمُ اللّٰہِ“ یعنی اللہ پاک کی نعمتوں سے کی ہے۔ (تفسیر خازن، 3/75 ملتقطاً)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رب کی نعمت ہیں

یقیناً اللہ پاک کی نعمتیں بے شمار ہیں، ان بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ بھی ہے چنانچہ حدیثِ پاک کی سب سے مشہور اور قابلِ اعتماد کتاب صحیح بخاری شریف میں ہے: مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَۃُ اللّٰہِ یعنی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی نعمت ہیں۔ (بخاری، 3/11، حدیث: 3977)

اے عاشقانِ میلاد! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی اس پیاری نعمت یعنی اپنے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دامنِ کرم ہمیں عطا فرمایا اور ہمیں ان کی امّت میں پیدا کیا۔ عاشقِ رسول کا دل تو کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صرف نعمت ہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہیں، خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری ہم پر اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہے، اس نعمت کے مقابلے میں کوئی نعمت نہیں ہے۔

میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی ہے

اے عاشقانِ میلاد! جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی نعمت اور سب سے بڑی نعمت ہیں اور نعمت ملنے پر خوشی کا حکم ہمیں قرآنِ کریم کے پارہ نمبر 11 سورۂ یونس کی آیت نمبر 58 میں دیا گیا ہے تو پھر اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جس دن دنیا میں تشریف لائے اس دن ہم خوشی کیوں نہ منائیں۔ کوئی بھی عاشقِ رسول اس کا انکار نہیں کرے گا، کیا سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نعمت نہیں ہیں؟ کیا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کا دنیا میں تشریف لانا نعمت نہیں ہے؟

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ ترجمہ: "اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔" (پ30، سورۃ الضحیٰ:11)

جب اللہ پاک اپنی دی ہوئی ہر نعمت کے شکرانے پر اس نعمت کا چرچا کرنے کا ارشاد فرمارہا ہے تو اتنی بڑی نعمت کہ جس سے بڑی نعمت تصوّر ہی نہیں کی جاسکتی اس نعمت کا چرچا ہم کیوں نہ کریں؟ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم تو سارا سال ہی ذکرِ خیر کرتے ہیں، سارا سال ہی ہمارے یہاں میلاد ہوتے رہتے ہیں، ہمارا کوئی درس و بیان ایسا نہیں ہوتا جس میں ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم نہ ہو۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ　　　اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اس بات کو دنیاوی مثال سے یوں سمجھ لیجئے کہ جب ہمارے ہاں بچّہ پیدا ہوتا ہے تو ہم خوشی مناتے ہیں، ہمارا دل خوش ہوتا ہے، لوگ بھی مبارک باد دیتے ہیں، پھر ہر سال سالگرہ (Birthday) مناتے ہیں۔ کوئی کچھ نہیں بولتا کہ یہ کیوں مناتے ہو اور شیطان بھی وسوسہ نہیں ڈالتا لیکن جب ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت (Birth) کی خوشی مناتے ہیں جسے ہم ایک خوبصورت لفظ "جشنِ ولادت" کے ساتھ یاد کرتے ہیں تو اس پر بعض لوگوں کے کان میں شیطان آکر بولتا ہے کہ یہ کہاں سے ثابت ہے، کس نے مَنایا، کیا ہوا کیسے ہوا؟ لٰہذا شیطانی وسوسوں میں نہیں آنا چاہئے۔

میلاد شریف کے ثبوت پر جو آیتیں ہیں انہیں لکھ کر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 29 صفحہ 250 پر ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ کا کون سا دن اس نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظہورِ پُر نور (یعنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کی ولادتِ باسعادت، آپ کے پیدا ہونے) کے دن سے بڑا ہے تو بِلاشُبہ قرآنِ کریم ہمیں حکم دیتا ہے کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادتِ اَقْدَس پر خوشی کرو۔(فتاویٰ رضویہ، 29/250)

اپنا یومِ ولادت خود مناتے

کیا آپ کو پتا ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر پیر (Monday) کو اپنا یومِ ولادت مناتے تھے، اس طرح کہ ہر پیر شریف کو روزہ رکھتے، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ ہر پیر کو روزہ رکھ رہے ہیں اس کا سبب کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو اسباب ارشاد فرمائے ان میں سے ایک سبب (Reason) یہ بھی بیان فرمایا کہ: فِیْہِ وُلِدْتُّ۔ یعنی اس دن میں پیدا ہوا۔ (مسلم، ص455، حدیث:2750)

عاشقانِ میلاد کو بھی چاہئے کہ بارہ ربیعُ الاوّل شریف کے موقع پر جشنِ وِلادت منانے کے ساتھ ساتھ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت کی یاد منایا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کا بڑا احسان

اللہ پاک پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 164 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۚ

ترجمہ: ”بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا (یعنی بھیجا) جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔“

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ میلاد! مِنَّت عظیم نعمت کو کہتے ہیں۔(صراط الجنان،2/87)اللہ پاک کا یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دامنِ کرم عطا فرمادیا، اللہ ربُّ العزّت نے ہمیں بے شُمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں مگر کسی نعمت پر یہ اِرشاد نہیں فرمایا کہ میں نے یہ نعمت عطا فرما کر تم پر اِحسان کیا لیکن جب حضرتِ بی بی آمنہ رضی اللہُ عنہا کے لال کے دنیا میں تشریف لانے کی باری آئی تو فرمایا: اللہ پاک نے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم، سب سے زیادہ عزت والا، سب سے بڑی عظمت والا رسول عطا فرمایا۔ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں سلام عرض کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

ربِّ اَعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود حق تعالیٰ کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص298)

شرحِ کلامِ رضا: اس شعر کا خلاصہ یہ ہے کہ عظمت وبُلندی والے اللہ ربّ العزّت کی بڑی نعمت یعنی حضرتِ بی بی آمنہ رضی اللہُ عنہا کے لال، رسولِ بے مثال، محبوبِ ربّ ذوالجلال، نبیِ باکمال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر بڑے بڑے دُرود، بڑی رحمتیں نازل ہوں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی مِنّت (یعنی بڑا احسان) ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور محفلِ میلاد

بعض لوگوں کی طرف سے یُوں وَسوَسہ ڈالا جاتا ہے کہ کیا صحابۂ کرام نے بھی میلاد منایا ہے؟ اس وسوسے کو دور کرنے کے لئے ایک بہت پیاری حدیثِ پاک پڑھیے اِن شاءَ اللہ آپ پڑھیں گے تو شیطان سر پیٹتا، روتا، چیختا ہوا نامُراد بھاگ جائے گا۔ حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی ایک محفل میں تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھایا ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کیا: ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں کہ ہمیں اللہ پاک نے دینِ اسلام کی جو دولت عطا فرمائی ہے اور آپ کو بھیج کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اس پر اس کا ذکر اور شکر ادا کریں تو اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ عرض کی: اللہ پاک کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں کہ دینِ اسلام کی دولت اور آپ کے تشریف لانے کی نعمت اور اللہ پاک کے اس احسان پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں تو اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سے قسم اس لیے نہیں لے رہا کہ مجھے تم پر شک ہے بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السّلام آئے اور مجھے خبر دی کہ تمہارے اس عمل پر اللہ پاک فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔ (نسائی، ص861، حدیث:5434)

اللہ ربُّ العِزّت کی ان تمام صحابہ پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آپ نے پڑھا کہ صحابۂ کرام کیا کر رہے تھے؟ ہدایتِ اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی نعمتوں پر اللہ پاک کا شکر ادا کر رہے تھے۔ ہم جو میلاد مناتے ہیں تو ہم اللہ پاک کا شکر ہی تو ادا کرتے ہیں، اس کے حبیب کا ذکرِ خیر کرتے ہیں، قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں، درود شریف پڑھتے ہیں، حدیثیں سناتے ہیں، سنّتیں بتاتے ہیں، ہم جو میلاد کی محفلیں کرتے ہیں ان میں یہی تو ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مَعاذَ اللہ! اگر کہیں میلاد شریف میں غیر شرعی کام ہوں، ڈھول باجے ہوں، تو ہم

www.dawateislami.net

کبھی بھی ان کی تائید نہیں کرتے ان کا رد ہی تو کرتے ہیں۔

جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے　　تب تلک جشنِ ولادت ہم مناتے جائیں گے
نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے　　سارے عالَم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

الحمدُ للہ! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت ہماری گُھٹّی میں ہے اور ربیعُ الاوّل شریف کا چاند دیکھ کر مزید تازہ ہو جاتی ہے، اس ماہِ مبارک میں رحمتوں کی چھما چھم برسات ہونے لگتی ہے، ذہن بنالیجئے کہ دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے، ہمارے دل سے کبھی جشنِ ولادت نہیں نکلے گا بلکہ ہماری زبان پر نعتیں جاری ہوتی رہیں گی اور ہم اپنی نسلوں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے رہیں گے۔

منانا جشنِ میلادُ النّبی ہرگز نہ چھوڑیں گے
جلوسِ پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

سرکار کی آمد مرحبا　منٹھار کی آمد مرحبا　مختار کی آمد مرحبا
غمخوار کی آمد مرحبا　تاجدار کی آمد مرحبا　شہِ ابرار کی آمد مرحبا
آقا کی آمد مرحبا　سردار کی آمد مرحبا　آقائے عطّار کی آمد مرحبا
مرحبا یا مصطفٰے　مرحبا یا مصطفٰے　مرحبا یا مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک خاص برکت

آمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک خاص برکت ہے، قرآنِ کریم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ پاک کے سچے کلام تو ہی ہمیں ارشاد فرما کہ ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی خاص برکت کیا ہے؟ چنانچہ پارہ 9 سورۃ الانفال کی آیت نمبر 33 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ ﴾ ترجمہ: ”اور اللہ

www.dawateislami.net

کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔“

خدا کی قسم! یہ بہت بڑی برکت ہے، ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظاہری طور پر دنیا میں تشریف لانے سے پہلے پوری پوری قومیں نافرمانیوں کی وجہ سے تباہ ہو گئیں، کسی کو ڈبو دیا گیا، کسی کو زمین میں دھنسا دیا گیا، کسی پر آسمان سے پتھراؤ ہوا، افسوس! آج گناہوں کی جہاں تک بات کریں تو کفر و شرک کے علاوہ تقریباً سارے گناہ ہم میں پائے جارہے ہیں پھر بھی زمین ہمیں چلنے دے رہی ہے، آسمان ہم پر پھٹ نہیں رہا، پتھراؤ نہیں ہو رہا، سارے ڈوب کر ہلاک نہیں ہو رہے یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہم میں تشریف فرما ہونے کی دلیل ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم میں تشریف فرما ہیں اس لئے سب ہلاک نہیں ہو رہے۔ اللہ پاک کی رحمت کی کیا بات ہے!

اسی آیتِ مبارکہ کے تحت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے۔

پہلا فائدہ: ”اَنْتَ فِيْهِمْ“ یعنی آپ ان میں تشریف فرما ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) دنیا کے لئے اللہ کی رحمت، اللہ کی اَمان (یعنی پناہ) ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی وجہ سے دنیا میں عام عذاباتِ الٰہی نہیں آتے۔ مزید فرماتے ہیں: دیکھو جن گناہوں کی وجہ سے گُزشتہ قوموں پر عذابات آئے وہ سب گناہ بلکہ ان سے زیادہ گناہ آج ہو رہے ہیں مگر آسمانی عذاب نہیں آتے کیوں؟ صرف حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی موجودگی کی وجہ سے کہ یہ ہم میں تشریف فرما ہیں۔

دوسرا فائدہ: حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پردہ فرمانے (یعنی وفات شریف) کے بعد بھی ہم میں موجود ہیں، تشریف فرما ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا فیضان آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)

www.dawateislami.net

کی وفات (انتقال شریف) سے بند نہیں ہوا اگر حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہم میں ایک آن (یعنی سیکنڈ بھر) کے لئے نہ رہیں تو عذابِ الٰہی آجائے۔ ہم صرف حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی وجہ سے، آپ کی برکت سے عذاب سے بچے ہوئے ہیں، رب فرماتا ہے: ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (ترجمہ: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا) حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) رَحمَۃٌ لِّلعَالَمِین ہیں اور رحمت ہم سے قریب ہے، دُرود ہو اس پر جس کا وُجود بِاجُود (با۔جُو۔د) سراپا رحمت ہے۔

تیسرا فائدہ: حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ذاتِ بابرکات دنیا میں کفّار کے لئے بھی رحمت ہے کہ وہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی وجہ سے امن میں ہیں پھر مسلمانوں پر رحمتِ رسول کا کیا پوچھنا۔ (تفسیرِ نعیمی، 9/542 بتغیر)

اے عاشقانِ میلاد! سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظاہری طور پر دنیا میں تشریف لانے کے بعد سے واقعی غیر مسلموں پر بھی اجتماعی عذاب نہیں آیا۔ پہلے پوری پوری قومیں تباہ ہو جاتیں، ان کے نام و نشان مِٹ جاتے تھے جس کے دلائل قرآن و احادیث اور تاریخی آثار میں موجود ہیں وہ لوگ ایسے ترقی یافتہ تھے، اتنے پاوَر فُل تھے کہ پتھر تراش کر پہاڑوں میں مکانات بناتے تھے اور ایسے ایسے مکان بنائے جو آج بھی قائم ہیں، اُس وقت تو سائنس کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

حالانکہ سائنس کی ترقی کے بعد اب جو مکان کنکریٹ کے بن رہے ہیں جنہیں ہم پکا سمجھتے ہیں ان کی اتنی لائف نہیں ہے، پچھلی قوموں کو اللہ پاک نے اتنی سمجھ بوجھ دی تھی لیکن انہوں نے سرکشی کی، کفر کیا اور اپنے نبی کی بات نہیں مانی تو وہ تباہ کر دیئے گئے۔ آج کے غیر مسلم بھی سوچیں کہ چودہ پندرہ سو سال سے ایسا عذاب نہیں آیا کہ روئے زمین سے

www.dawateislami.net

غیر مسلم ختم ہو جائیں، ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟ اگر کوئی سوچے، دل سے غور کرے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی برکت کا قائل ہو جائے، قرآن کا قائل ہو جائے کیونکہ قرآنِ کریم نے فرمادیا ہے جب تک آپ موجود ہیں تو ان سب کے ساتھ اجتماعی طور پر ایسا کچھ نہیں ہو گا جیسا کہ پہلے اجتماعی طور پر ہوتا تھا۔

واقعی قرآنِ کریم بڑی عظمتوں والا کلام ہے، آدمی اس میں جتنا غور کرے، ڈیپ میں جائے اسے گہرائی نہیں ملتی اور اس میں غور کرنے کے لئے ہمیں عُلَما کا دامن پکڑ کے ان کے پیچھے پیچھے چلنا ہے، علمائے کِرام اس کی جتنی بھی گہرائی میں جائیں گے وہ اسی قدر موتی، گوہر، لعل لائیں گے

علما جو فرمائیں ہم وہی مانیں اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیں، جو عالمِ دین ہو گا، علم کو سمجھتا ہو گا وہ میری بات کی تائید کرے گا کہ واقعی ایسا ہی ہے، آج کل طرح طرح کے پروفیسر اور لیکچرار مختلف چینلز پر آتے اور گمراہیوں کے گڑھے کھود کھود کر امّت کو ان میں دھکیل رہے ہوتے ہیں لہٰذا کسی کی بھی نہیں سننی، صرف علمائے اہلِ سُنّت کی سنیں اور میری اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لیں۔ نیز ہمارے امام جن کو گُزرے ہوئے تقریباً ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے جن کو ہم امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں جو واقعی علمائے اہلِ سُنّت ہیں وہ ان کو مانتے اور ان کو فالو کرتے ہیں، ان کے فتاویٰ پر آنکھیں بند رکھتے ہیں، ان کی تحقیق کے سامنے اپنے قلم توڑ دیتے اور ان کی تحقیق کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں اَلحمدُ لِلّٰہ! میں بھی ان کے دامن سے وابستہ ہوں، جو مجھ (یعنی امیرِ اہلِ سُنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ) سے مَحبّت کرتے ہیں وہ بھی وابستہ ہیں اور جو ان سے وابستہ ہیں وہ نہیں بھٹکیں گے اِن شاءَ اللہ۔ ہم امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو اس لئے فالو کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ و رسول کی باتیں

www.dawateislami.net

صحیح طریقے سے ہم تک پہنچائی ہیں، قرآنِ پاک کی جو صحیح تفسیر ہے وہ ہم تک پہنچائی ہے، حدیث کی جو صحیح شروحات ہیں وہ پہنچائی ہیں، شریعت کے جو صحیح مسئلے ہیں وہ پہنچائے ہیں لٰہذا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کے دامنِ کرم سے وابستہ رہیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔اِن شاءَ اللہ

اَنْتَ فِیْہِمْ نے عَدُو کو بھی لیا دامن میں عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

(حدائقِ بخشش، ص63)

شرحِ کلامِ رضا: قرآنِ کریم میں جو فرمایا گیا"اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک اے حبیب! "تم" ان میں تشریف فرما ہو۔"(پ9،سورۃ الانفال:33) اللہ پاک کے اس فرمانِ عالیشان نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی برکت سے غیر مسلموں کو بھی دنیا میں اکٹھے عذاب سے بچالیا، گویا اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے آنے سے اُن کو بھی ظاہری اور عارضی (Temporary) امان (یعنی پناہ) مل گئی مگر کیا خوب نصیب ہیں اُس عاشقِ رسول کے جو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر ایمان لایا اور اللہ پاک کی رحمت سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے صدقے میں ہمیشہ کے لئے امان (پناہ) میں آگیا ایسے عاشقِ صادق کو ہمیشہ کی جنّت کی زندگی مبارک ہو۔کیونکہ جو بھی عاشقِ رسول ایمان پر دنیا سے گیا تو اس کا ٹھکانہ جنّت ہے، مَعاذَ اللہ! اگر اسے کسی گناہ کی سزا ہوئی بھی بالآخر ایمان پر خاتمے کے سبب اس نے ہمیشہ جنّت میں ہی رہنا ہے۔اللہ پاک ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی عذاب نہ دے، بے حساب بخش دے۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان و عظمت

مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کے تحت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ صدیقِ اکبر، فاروقِ اعظم (رضی اللہُ عنہما) کی قبروں میں عذاب نہیں کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ان کے پاس ہیں اور وہ آغوشِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) میں آرام کر رہے ہیں۔ جو انہیں عذاب میں مانے وہ اس آیت کا مُنکِر (یعنی انکار کرنے والا) ہے۔

(نور العرفان، ص287)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

اے عاشقانِ میلاد! ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر صحابی عادل ہے کوئی بھی فاسق نہیں، بہارِ شریعت میں ہے کہ ہر صحابی جنّتی ہے۔ (بہار شریعت، 1/254)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی جنّتی جنّتی

حضرتِ صدیق بھی جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی جنّتی جنّتی

اور عمر فاروق بھی جنّتی جنّتی
والدینِ نبی جنّتی جنّتی

عثمانِ غنی جنّتی جنّتی
حضرت معاویہ جنّتی جنّتی

اور ابو سفیان بھی جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے تمام انبیا سے وعدہ لیا

اے عاشقانِ میلاد! اللہ پاک پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 81 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ

www.dawateislami.net

قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ(۸۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیا!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کرلیا اور اس (اقرار) پر میرا بھاری ذمّہ لے لیا؟ سب نے عرض کی: ”ہم نے اقرار کرلیا“ (اللہ نے) فرمایا: تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

سارے نبیوں کے نبی

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ پاک نے حضرتِ آدم علیہ السّلام اور ان کے بعد جس کسی نبی کو نُبُوّت عطا فرمائی ان سے سیدُ الانبیا، محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق عہد (Promise) لیا اور ان انبیائے کرام علیہمُ السّلام نے اپنی قوموں سے عہد (یعنی Promise) لیا کہ اگر ان کی حیات (یعنی زندگی) میں حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائیں تو وہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لائیں اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدد کریں۔ (تفسیر خازن، 1/ 267، 268)

نبیوں میں ہو تم ایسے نبیُّ الاَنبیا تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو
(سامانِ بخشش، ص164)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی

بہارِ شریعت کے مصنّف، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں فرماتے ہیں: سب سے پہلے مرتبۂ نبوّت

www.dawateislami.net

حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو مِلا۔ روزِ میثاق (یعنی وعدہ لینے کے دِن) تمام انبیا سے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر ایمان لانے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی مدد کرنے کا عَہد لیا گیا اور اِسی شرط پر یہ مَنصبِ اعظم (یعنی عظیمُ الشّان عُہدہ) اُن کو دیا گیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نبیُّ الانبیا (یعنی نبیوں کے بھی نبی) ہیں اور تمام انبیا حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اُمّتی، سب نے اپنے اپنے عَہدِ کریم (یعنی اپنے مبارک دور اور مبارک زمانے میں) حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نِیابت (یعنی نائب ہونے کی حیثیت) میں کام کیا۔ (بہارِ شریعت، 1/85)

تاجدارِ انبیا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا　　راز دارِ کبریا، اَھلاً وَ سَھلاً مرحبا
آگئے خیرُ الوریٰ، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا　　آئے شاہِ انبیا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
مَظہرِ ربُّ العُلیٰ، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا　　مُصطَفٰے و مُجتبیٰ، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
پیشوائے انبیا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا　　مُرسَلیں کے مُقتدا، اَھلاً وَ سَھلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش، ص145)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب نبیوں سے حلف لیا گیا

تین سو سال سے بھی پہلے کے بُزرگ حضرتِ علامہ عبدُ الغنی بن اسماعیل نابُلسی دِمَشقی حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 1143ھ) لکھتے ہیں: انبیائے کرام علیہمُ السّلام سے عہد (یعنی Promise) لینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ جان لیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان سب سے پہلے اور ان سب کے نبی و رسول ہیں اور یہ عہد لینا خلیفہ بنانے کے معنیٰ میں ہے، اسی لئے ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ (یعنی تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔) میں دونوں جگہ پر ”لامِ قسم“ داخل ہے جس میں ایک انتہائی باریک نُکتہ یہ ہے کہ گویا یہ عہد اس بیعت کا حَلَف اُٹھانا ہے جو خُلَفا سے لیا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے اس عَہد کے ذریعے تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام

www.dawateislami.net

سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خلیفہ ہونے کا حلف لیا گیا ہو۔

اے بندے! اللہ پاک کی طرف سے حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دی جانے والی اس عظمت و رِفعت کو پہچان اور جب یہ جان لیا تو تجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرتِ محمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نبیوں کے بھی نبی ہیں۔ آخرت میں اس کا اِظہار تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوتے ہی ہو گا جیسا کہ دُنیا میں اس کا اظہار معراج کی رات ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو نماز پڑھائی۔ (حدیقہ ندیہ، ص94 ملخصًا)

حَشْر میں زیرِ لِوائے حَمد اے عطّار ہم نعتِ سلطانِ مدینہ گُنگُناتے جائیں گے
(وسائل بخشش، ص419)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب سے بڑھ کر شان والے

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے ساڑھے سات سو سال پہلے کے بُزرگ حضرت امام محمد شَرَفُ الدِّین بُوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ (ایک روایت کے مطابق وفات: 694ھ) نے اپنے قصیدہ بُردہ شریف میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا نَظم کے ساتھ کسی نے یوں ترجمہ کیا ہے:

جو شرف چاہو کرو منسوب اس کی ذات سے کوئی عظمت کیوں نہ ہو ہے مَنزِلَت سے اس کی کم
حَد نہیں رکھتی فضیلت کچھ رسولُ اللہ کی لَب کُشائی کیا کریں اہلِ عَرب اہلِ عجم
(سیرت رسول عربی، ص551)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجّۃُ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا خوب کہا ہے:

www.dawateislami.net

خُدا کہتے نہیں بنتی جُدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر اِس کو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو

(بیاضِ پاک، ص15)

دونوں عالَم میں کوئی بھی تم سا نہیں
سب حسینوں سے بڑھ کر کے تم ہو حسین
قاسمِ رِزق ربُّ العُلٰی ہو تمہیں
تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سلام

(وسائلِ بخشش، ص603)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شروع ہی سے دُھوم

حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما روایت کرتے ہیں: اللہ پاک ہمیشہ اپنے پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں حضرتِ آدم علیہ السّلام اور ان کے بعد سب انبیائے کرام علیہمُ السّلام سے تشریف لانے کا فرماتا رہا اور قدیم (شروع) سے سب اُمتیں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی خوشیاں مناتیں اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلے سے اپنے دشمنوں پر فتح مانگتی آئیں یہاں تک کہ اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بہترین اُمّت، بہترین زمانے و بہترین اصحاب اور بہترین شہر میں ظاہر فرمایا۔

(الخصائص الکبریٰ، 1/ 8،9)

لیا تھا روزِ میثاق انبیا سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یارسولَ اللہ

(قبالۂ بخشش، ص226)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

چودہ سو نامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے عاشقانِ میلاد! اللہ کریم کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بے شمار فضائل و کمالات ہیں اور آپ کے مبارک نام بہت سارے ہیں۔

www.dawateislami.net

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:
حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے عَلَمِ ذات (ذاتی نام) دو ہیں: کُتُبِ سابقہ (یعنی پچھلی کتابوں) میں "احمد" اور قرآنِ کریم میں "محمد" صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے اور حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے صفاتی نام بہت سارے ہیں ہم گِن نہیں سکتے۔ علامہ احمد خطیب قَسطَلانی (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پانچ سو نام جمع فرمائے ہیں۔ (مواہب لدنیہ، 1/366 ملخصاً)
"سیرتِ شامی" میں تین سو کا مزید اضافہ ہے یوں ہوگئے آٹھ سو اور میں (یعنی اعلیٰ حضرت) نے چھ سو اور مِلائے، کُل چودہ سو 1400 ہوئے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اَسما (یعنی مبارک نام) ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جُدا گانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص92) سُبْحٰنَ اللہ! اعلیٰ حضرت کی عِلمی لیاقت دیکھیں۔
سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک نام ہر زبان میں پائے جاتے ہیں، سندھی میں کچھ تو پنجابی میں کچھ اَور، اس لئے ناموں کا شمار ہمارے لئے ممکن نہیں۔ رب کو سب خبر ہے یہ بھی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فضیلت کا ایک باب ہے۔
مولانا جمیل الرّحمٰن رَضَوی رحمۃُ اللہِ علیہ قَبَالۂ بخشش میں فرماتے ہیں:

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسٓ کہیں پر لَقَب ہے سِرَاجًا مُّنِیْرًا تمہارا
(قبالۂ بخشش، ص30)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے عاشقانِ میلاد! خدائے عظیم نے قرآنِ کریم میں اپنے پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کئی پیارے پیارے ناموں سے یاد فرمایا ہے جیسا کہ پارہ 22 سورۃُ الْاَحزَاب

www.dawateislami.net

آیت نمبر 45 اور 46 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

ترجمہ: اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بُلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

ان آیاتِ مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک نام نہیں بلکہ ناموں کی لِسٹ ہے۔ ﴿1﴾ نبی ﴿2﴾ شاہِد ﴿3﴾ مُبَشِّر ﴿4﴾ نذیر ﴿5﴾ داعِی اِلَی اللہ ﴿6﴾ سراجاً منیراً۔

یہ دونوں آیات ایک طرح سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ناموں پر مشتمل ہیں۔

786 سال پہلے کے بزرگوں کی تفسیر

تقریباً 786 سال پہلے کے بُزرگ حضرت سیِّدُنا امام عِزُّالدّین بن عبدُ السّلام رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:660ھ) کے حوالے سے "حدیقہ ندیہ" میں "سِرَاجًا مُّنِيْرًا یعنی چمکا دینے والا آفتاب" کے تحت لکھا ہے: "سِراج کا معنٰی یہ ہے کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی طرف سے واضح و ظاہِر حجّت (یعنی بالکل کھلی صاف دلیل) ہیں۔" (حدیقہ ندیہ، 1/240)

786 بڑا پیارا عدد ہے۔ دراصل علمُ الْاَعداد کے حساب سے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" کے 786 عدد بنتے ہیں، علمُ الْاَعداد ایک علم ہے، آپ نے تعویذات وغیرہ میں سات سو چھیاسی لکھا دیکھا ہو گا البتّہ 786 لکھنے یا پڑھنے سے پوری بسم اللہ لکھنے اور پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔

تقریباً 760 سال پہلے کے بزرگ جو بہت بڑے مشہور مفسّر گزرے ہیں اور سبھی عُلَما ان کو جانتے اور ان سے واقف ہوں گے اور وہ بزرگ ہیں: حضرت سیِّدُنا امام عبدُ اللہ بن عمر

www.dawateislami.net

ناصِرُالدِّین بَیضاوی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:685ھ)، یہ اپنی مشہور تفسیر ''تفسیرِ بیضاوی''میں فرماتے ہیں: حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ''سراجِ مُنیر''ہیں کہ جہالت کے اندھیروں میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سبب روشنی حاصل کی جاتی ہے اور فَہم و فِراست کے انوار حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور ہی سے فیض یاب ہوتے ہیں۔(تفسیر بیضاوی،4/379)

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں　　مہک سے اپنی یہ کُوچے بَسانے آئے ہیں
سَحَر کو نور جو چمکا تو شام تک چمکا　　بتادیا کہ جہاں جگمگانے آئے ہیں
(سامانِ بخشش،ص138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ساری کائنات کو جگمگ جگمگ کر دینے والے

والدِ اعلیٰ حضرت، علّامہ مولانا مُفتی نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سورج کا نور تمام عالَم میں مُحِیط (یعنی ساری دنیا کو گھیرے ہوئے) ہے اسی طرح سارا جہان آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے نور سے مُنَوَّر (یعنی روشن) ہے اور جس طرح خدائے تعالیٰ نے ستاروں کو مُسافِروں کی رہنمائی کے واسطے بنایا اور آفتاب (یعنی سورج) کو اس بات میں ان سے مُمتاز (یعنی نمایاں) فرمایا اسی طرح انبیا علیہمُ السّلام کو گمراہوں کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور ہمارے حضرت (محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو اس بات میں اور تمام فضائل و کمالات میں ان (یعنی تمام انبیاو رُسل علیہمُ السّلام) سے اَفضل و اَکمل کیا۔(سرور القلوب بذکرالمحبوب،ص110)

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچّے سورج وہ دِل آرا ہے اُجالا تیرا

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرمارہے ہیں: اے سچے سورج، میرے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کا دیدار ایسا دلوں کو جیت لینے والا اور روشن کرنے والا ہے

www.dawateislami.net

کہ اس دیدارِ ضِیابار (روشنی دینے والے) سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، جگر تازہ ہوتے اور پیاسی جانوں کی پیاس بجھ جاتی ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت کے شہزادۂ گرامی حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مُصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بھی اس بات کو کتنے خوبصورت انداز سے بیان فرماتے ہیں:

نگاہِ مہر جو اس مہر کی اِدھر ہو جائے گُنہ کے داغ مِٹیں دِل مِرا قمر ہو جائے

جو قلبِ تیرہ پہ تیری کبھی نظر ہو جائے تو ایک نور کا بُقعہ وہ سر بسر ہو جائے

(سامان بخشش، ص187)

یعنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہِ کرم مجھ پر ہو جائے تو میرے گُنہ کے داغ مِٹ جائیں اور میرا دل چمکتا چاند ہو جائے۔ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جو میرے اندھیرے دل پر آپ کی نظر ہو جائے تو وہ سارے کا سارا نور کا گُچھا (یعنی سراپا نور) ہو جائے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ عاشقِ رسول کے جذبات، احساسات اور کمال تَخَیُّلات ہیں۔ اللہ پاک ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ ان کے اشعار سے بھی ایمان بڑا تازہ ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عظمت کے سورج

حضرت امام محمد شَرَفُ الدّین بُوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ بہت مشہور بزرگ ہیں، آپ کا ”قصیدہ بُردہ“ دنیا میں جس قدر مقبول ہے اتنی مقبولیت کسی اور قصیدے کو حاصل نہیں ہوئی۔ دنیا میں مختلف زبانوں والے لوگ اسے پڑھتے ہیں بِالْخُصوص عرب دنیا میں یہ قصیدہ بہت پڑھا جاتا ہے۔ امام بوصیری رحمۃُ اللہِ علیہ قصیدہ بُردہ شریف میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان یوں بیان کرتے ہیں:

www.dawateislami.net

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

یعنی وہ محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عظمت کے روشن آفتاب ہیں اور بقیہ سارے انبیا علیہمُ السّلام آپ کے چمکتے ستارے ہیں کہ سب نے آپ کا نور لے کر اندھیرے میں رہنے والے لوگوں پر ظاہر کیا۔ (قصیدۃ البردہ مع عصیدۃ الشہدۃ، ص ص154)

حضرت شاہ عبدُ العزیز مُحدّث دِہلَوی رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ بَعْد اَز خُدا بُزُرگ تُوئی قِصَّهْ مُخْتَصَر

(کمالاتِ عزیزی، حالاتِ عزیزی، ص34)

یعنی اے حسن و جمال والے، اے سارے انسانوں کے سردار! آپ کے روشن چہرۂ مبارک سے روشنی لے کر چاند چمک رہا ہے۔ اے اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم سے یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کی شان ایسی بیان کرسکیں جس طرح بیان کرنے کا حق ہے، ہم بس اتنا جانتے ہیں کہ اللہ پاک کے بعد اگر کوئی افضل ترین ہے تو وہ آپ کی ذات ہے اور ساری مخلوق میں صرف آپ کی ذات ہی سب سے افضل ہے۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے پَر تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہُوا

اُٹھا دو پردہ دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہورہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے
(حدائقِ بخشش، ص180)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ساری مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ ربُّ العِزّت پارہ 6 سورۃُ النِّساء کی آیت نمبر 170 میں ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ ﴾ ترجمہ: ”اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تشریف لائے“

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ آیتِ مبارکہ کے اِس حصّے ”یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ“ یعنی اے لوگو! کی تفسیر میں لکھتے ہیں: جس کے مطلب کی بات کہی جاوے اُس کو پکارا جاتا ہے۔ طبیب (مثلاً ڈاکٹر) بیماروں سے کہتا ہے۔ اے بیمارو! یہ دوا بڑی مفید ہے۔ کوئی عالِم کسی کتاب کا اعلان کرتا ہے تو کہتا ہے۔ اے طالب عِلمو! علم کے شوقین لوگو! یہ کتاب بڑی شان دار ہے۔ چونکہ رب تعالیٰ اِس آیتِ کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے میلادِ پاک کا اعلان فرما رہا ہے اور آپ کی ولادتِ پاک تو سارے جہاں اور سارے انسانوں کے لئے مفید (یعنی فائدے مند) ہے لہٰذا کسی خاص گروہ کو نہیں پکارا بلکہ ”یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ“ کہہ کر سارے لوگوں کو پکارا۔ یہ پکارنا حضور کی نبوتِ عامّہ (یعنی سب کا نبی ہونے) کی دلیل ہے۔ اگر چہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ساری مخلوق جنّ وانس، فرشتوں وغیرہُم کے نبی ہیں۔ خود ایک حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً یعنی میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم، ص266، حدیث: 523) مگر چونکہ انسان اصل مقصود ہیں، دوسری مخلوق تابع۔ اس لئے صرف انسانوں کو پکارا۔ خیال رہے کہ اس ”النَّاسُ“ یعنی انسان میں صرف اُس زمانے کے انسانوں سے ہی خطاب نہیں بلکہ قیامت تک کے سارے انسانوں کو پکارا گیا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر ایمان لانا سارے انسانوں پر لازم ہے۔ تفسیرِ جلالَین شریف کے حاشیے صاوی شریف میں بھی لکھا ہے کہ یہ ”اعلان سب کو عام ہے۔“

مزید کچھ آگے چل کر مفتی صاحب لکھتے ہیں: ہمارے دنیا میں آنے کو ”خَلق“ یا ”ولادت“ کہا جاتا ہے مگر حضورِ پاک (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) کی تشریف آوری کو رب تعالیٰ نے جاءَ، بَعَثَ،

www.dawateislami.net

اَرْسَلَ (یعنی تشریف لائے، بھیجا) کے الفاظ سے بیان فرمایا، یہاں فرمایا "قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ"، دوسری جگہ فرمایا "اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا" (ترجمہ: ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا)، ایک جگہ فرمایا "اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا" (ترجمہ: ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر) کیونکہ ہم دنیا میں آنے سے پہلے کچھ نہ تھے، جو کچھ بنے یہاں آکر بنے مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب کچھ بن کر یہاں تشریف لے آئے۔ ہم یہاں بننے کو آئے وہ یعنی ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب کچھ بن کر دوسروں کو بنانے کیلئے تشریف لائے نیز ہم یہاں اپنے کام کے لئے آئے کہ یہاں اعمال کما کر اپنی آخرت سنبھال لیں مگر حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) رب کے کام کے لئے آئے کہ اس کی مخلوق کی اصلاح کریں۔ سب ایک خاص وقت کے لئے آتے ہیں (مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیشہ کے لئے تشریف لے آئے وہ ایسے آئے کہ بعدِ وفاتِ ظاہری بھی نہ گئے اس لئے "جَآءَكُمْ" فرمایا گیا۔ یعنی اے قیامت تک کے انسانو! وہ تم سب کے پاس آئے اور ایسے آئے کہ آکر تمہارے پاس سے نہ گئے۔ خیال رہے کہ حضورِ انور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ولادت عرب میں ہے، رہائش مکہ مدینہ میں ہے مگر تشریف آوری سارے جہان میں ہے۔ جیسے سورج رہتا ہے آسمان پر مگر چمکتا ہے سارے جہان پر کہ سارے جہان کا نظام اس سے وابستہ ہے۔ ایسے ہی نظامِ کائنات عرش و فرش کا نظام حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے دَم سے وابستہ ہے۔ یہ محبوب خَلقَت (یعنی مخلوق) کے لئے ربِ اعلیٰ کا تحفہ بن کر آئے اس لئے "مِنْ رَّبِّكُمْ یعنی تمہارے رب کی طرف سے" ارشاد ہوا۔

کسی نے کہا ہے:

خلق میں سب سے تُو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات
قائم ہے تیری ذات سے سارا نظامِ کائنات

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میلاد شریف بیان کرنا اللہ پاک کی سنّت ہے

حضرت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے۔ **پہلا فائدہ:** حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا میلاد شریف بیان کرنا سنّتِ الٰہیہ ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ تمہارے پاس آیا، (کہیں فرمایا:) بھیجا گیا، یہ سب میلاد ہی کے بیان کے انداز ہیں۔ میلاد ایک مشہور لفظ ہے، ولادت کا ذکرِ خیر کیا تو میلاد، معجزات کا تذکرہ کیا تو میلاد، شانِ مصطفٰے بیان کی تو ہمارے یہاں ان سب کو میلاد کہتے ہیں۔ دیکھو رب تعالیٰ نے اِس آیتِ کریمہ میں اپنے محبوب کا میلادِ پاک بیان کیا اور بہت سی آیات میں آپ کا میلاد شریف مذکور ہے یعنی بیان کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید نے بیان فرمایا کہ حضراتِ انبیائے کرام (علیہمُ السّلام) بھی اپنی قوم کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا میلاد شریف پڑھتے تھے۔ حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے اپنی قوم سے فرمایا: ﴿ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ﴾ ترجمہ: "اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔"

یہ ذکرِ میلاد ہی تو ہے، جس کو سمجھ نہ ہو وہی انکار کرے گا۔ الغرض میلادِ پاک سنّتِ الٰہی بھی ہے اور سنّتِ انبیا کرام بھی۔ **دوسرا فائدہ:** حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ساری خدائی (یعنی مخلوق) کے دائمی (یعنی ہمیشہ کے لئے) رسول ہیں۔ کسی خاص قوم، خاص ملک، خاص وقت کے لئے نہیں۔ (تفسیر نعیمی، 6، 115 تا 120 بتغیر)

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

www.dawateislami.net

تجلّیوں کے کفیل تم ہو مُرادِ قلبِ خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
عمل کی میرے اَساس کیا ہے بجُز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت مرا تو اِک آسرا یہی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حُضُور کی بندہ پَروَری ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دونوں جہان کے لئے رحمت

اے عاشقانِ میلاد! اللہ پاک پارہ 17 سورۂ انبیا کی آیت نمبر 107 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝۱۰۷﴾ "ترجمہ: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔"

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نبیوں، رسولوں اور فرشتوں علیہمُ السّلام کے لئے دین و دنیا میں رحمت ہیں، جِنّات اور انسانوں، مسلمان و غیر مسلم، حیوانات، نباتات اور جمادات (جیسے دھات، پتھر، پہاڑ) سب کے لئے رحمت ہیں الغرض کائنات میں جتنی اشیا ہیں سب کی سب اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی رحمت سے مُستَفِیض ہیں، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ان سب کے لئے رحمت ہیں۔ سوا آٹھ سو سال پہلے کے عظیم مُفَسِّر بزرگ امام فخرُ الدِّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:606ھ) فرماتے ہیں "جب حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تمام عالَمین کے لئے رحمت ہیں تو لازم ہوا کہ وہ (اللہ پاک کے سِوا جتنی بھی مخلوق ہیں) سب سے افضل ہوں۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:253، 2/521)

www.dawateislami.net

حضرتِ سیّدُنا امام بَیضاوی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سارے جہان کے لئے رحمت ہونے کا معنٰی یہ ہے کہ جو کچھ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم لے کر تشریف لائے ہیں یہ تمام جہان کے لوگوں کے لئے سعادت اوران کی زندگی و آخرت کی بہتری کے لئے لازم ہے۔ (تفسیرِ بیضاوی، پ17، الانبیاء، تحت الایۃ: 107، 4/111) میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے بارگاہِ رسالت میں کیا خوب نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے کہ صرف رحمت ہی نہیں بلکہ جانِ رحمت کہہ کر عرض کیا ہے:

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام　　　شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص295)

شرحِ کلامِ رضا: اے میرے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ فقط رحمت ہی نہیں بلکہ رحمت کی بھی جان، اور رحمت کی بھی اَصل اور بنیاد ہیں، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔ آپ انبیائے کرام و رُسُلِ عظام علیہمُ السّلام کی محفل کی جگمگاتی، نور برساتی روشن شمع ہیں، آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

رحمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم غیر مسلموں پر بھی

حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: نبیِ رحمت، شفیعِ امت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا۔ مومن کے لئے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا میں رحمت ہیں کہ پیارے

www.dawateislami.net

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بدولت اس کے دُنیوی عذاب کو مُؤخَّر کر دیا گیا یعنی لیٹ کر دیا گیا اور اس سے زمین میں دَھنسانے کا عذاب، شکلیں بِگاڑ دینے کا عذاب اور جَڑ سے اُکھاڑ دینے کا عذاب اُٹھا دیا گیا۔(تفسیر خازن، الانبیاء، تحت الآیۃ:107، 3/297)

پہلے غیر مسلموں کی پوری پوری قومیں زمین میں دھنسادی جاتیں یا سمندر میں ڈبو دی جاتیں اب ایسا نہیں ہو گا، یہ بھی ان پر رحمت ہے کہ کسی طرح یہ ایمان لے آئیں اور حقیقت میں دامنِ رحمت میں آجائیں۔

قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بڑے بڑے علما، بڑے بڑے اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ ”اَزل سے اَبد تک، اَرض وسَما (یعنی زمین و آسمان) میں، اُولیٰ و آخِرت میں، دین و دنیا میں، روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بَٹی اور بَٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: تجلی الیقین، 30/141)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے ملا　　بَٹتی ہے کونَین میں نعمت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص152)

شرحِ کلامِ رضا: لَا وَرَبِّ الْعَرْش یعنی عرش کے رب کی قسم کائنات میں جس کو جو بھی نعمت و بَرَکت حاصل ہوئی وہ سب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا صدقہ ہے کیونکہ دنیا و آخِرت کی ہر نعمت، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تقسیم و اجازت سے ملتی ہے، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قاسمِ نعمت یعنی نعمتیں تقسیم فرمانے

www.dawateislami.net

والے ہیں جیسا کہ خود فرماتے ہیں: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی یعنی میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ پاک عطا فرماتا ہے۔(بخاری، 1/43، حدیث:71)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعْطِی، یہ ہیں قاسم — رِزْق اُس کا ہے، کِھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں، پلاتے یہ ہیں
نزعِ روح میں آسانی دیں — کلمہ یاد دِلاتے یہ ہیں
مَرقَد میں بندوں کو تھپک کے — میٹھی نیند سُلاتے یہ ہیں
کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ — مُژدہ رضا کا سُناتے یہ ہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی شاعری

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی شاعری عام شاعروں کی طرح نہیں تھی کیونکہ آپ بہت بڑے مفسرِ قرآن، زبردست مُحدِّث، بہت بڑے مفتیِ اسلام اور بہت زبردست عاشقِ رسول اور اللہ پاک کے مقبول ولی ہیں۔ آپ کی شاعری عین قرآن وحدیث کے مطابق ہے، آپ کے اشعار میں کہیں قرآنی آیات کا بیان ہے تو کہیں احادیثِ مُبارکہ کی تشریح اور کہیں اولیائے کِرام، علمائے کِرام، بُزرگانِ دین، عارِفین، صالحین، صوفیائے کِرام کے اَقوال کی جھلکیاں۔ اللہ ربُّ العزّت کی رحمت سے عشقِ رسول کا جو جام سیِّدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے دنیا بھر میں عام فرمایا ہے، آج بھی اگر کوئی اس جامِ محبّت کو عقیدت ومحبّت سے پیئے تو پھر وہ بھی جُھوم جُھوم کر پُکارے گا۔

رحمتِ پروردگار، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا — یاشہِ عالی وقار، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

www.dawateislami.net

اے خدا کے شاہکار، اَھلاً وَّ سَھلاً　　سب پکارو بار بار، اھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یااللہ پاک! تیرا بڑا شُکر ہے کہ تُو نے مجھے مسلمان بنایا

عظیم تابعی بُزُرگ، حضرت سیّدُنا امام حَسَن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے کہ نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِالْاِسْلَامِ" یعنی اسلام کی نعمت پر اللہ پاک کا شُکر ہے۔ کہتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: "بے شک تُو نے اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت کا شُکر ادا کیا ہے۔" (الزہد لابن مبارک، ص318، حدیث:911)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

ان کی اُمّت میں بنایا اُنہیں رَحمت بھیجا　　یوں نہ فرما کہ تِرا رَحم میں دعویٰ کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص171)

شرحِ کلامِ رضا: اے میرے پیارے پیارے اللہ پاک! قیامت کے دِن تُو مجھ سے یہ نہ فرمانا کہ میرا رحمت میں حصّہ نہیں ہے کیونکہ تیرا بڑا فضل وکرم ہے کہ تُو نے مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت میں پیدا فرمایا ہے اور تُو نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دونوں جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، جب مَیں نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اُمّتی ہوں تو ضرور تیرے رَحم وکَرم کا مُستحِق وحقدار ہوں۔

شہنشاہِ سُخن، مولانا حَسَن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کس ناز بھرے انداز میں عرض کرتے ہیں:

شافِعِ روزِ قیامت کا ہوں اَدنیٰ اُمّتی　　پھر حَسَن کیا غم اگر میں بارِ عِصیاں لے چلا

(ذوقِ نعت، ص44)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ میلادِ مصطفےٰ! ہم ایسے پیارے نبی کے اُمّتی ہیں کہ جن کے بارے میں قرآنِ کریم کے پارہ 11 سورۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 128 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

جس سُہانی گھڑی چمکا طَیبہ کا چاند اُس دل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدہ پہ روزِ اَزل سے دُرُود یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

تین دعائیں

ہم گُنہگاروں کی شَفاعت فرمانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار (تو دنیا میں) عرض کرلی: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ یعنی اے اللہ پاک! میری اُمّت کی مغفِرت فرما، اے اللہ پاک! میری اُمّت کی مغفِرت فرما۔“ اور تیسری عرض اُس دن کے لئے اُٹھا رکھی جس میں مخلوقِ اِلٰہی میری طرف نیاز مند (محتاج) ہوگی یہاں تک کہ (اللہ پاک کے خَلیل) حضرت ابراہیم علیہ السّلام بھی میرے نیاز مند (حاجت مند) ہوں گے۔ (مسلم، ص318، حدیث:1904)

وہ جہنّم میں گیا جو اُن سے مُستَغنی ہوا ہے خلیلُ اللہ کو حاجت رسولُ اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اے گناہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ کی یہ کمال رأفت (یعنی مہربانی) ورحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ اِلٰہی سے تین سوال حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے اُن میں کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لئے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صَرف فرمادیئے، دو سوال دنیا میں کئے وہ بھی تمہارے واسطے، تیسرا آخِرت کو اُٹھا رکھا، وہ تمہاری اس بڑی ضرورت کے واسطے جب اس مہربان مولا، رؤف ورحیم آقا (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے سوا کوئی کام آنے والا، بِگڑی بنانے والا نہ ہوگا وَاللہِ الْعَظِیْمْ! قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا! ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اِکلوتے بیٹے پر کبھی بھی اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک اُمّتی پر مہربان ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 29 / 583 تسہیلاً)

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو ۔۔۔ سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَا نَہَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص212)

شرحِ کلامِ رضا: یارسولَ اللہ! اے میرے آقا! اَلحمدُ لِلّٰہ! میں مومن ہوں اور آپ کے رب نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ آپ مومنوں پر رؤف ورحیم یعنی بے حد مہربان اور رحمت فرمانے والے ہیں لٰہذا مجھ پر بھی لُطف ورحمت فرمائیں، میں آپ کے دَر کا سوالی ہوں اور مانگنے والوں کو جِھڑکنا آپ کی شان نہیں۔

گھر آمِنہ کے چلو چل کے عرض کرتے ہیں ۔۔۔ ہمیں ہو بھیک عِنایت نبی کی آمد ہے

نہ مانگنے میں کسر سائِلو کوئی رکھنا ۔۔۔ جو چاہو مانگ لو نِعمت نبی کی آمد ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

آئیڈیل رول ماڈل

اے عاشقانِ میلادِ مصطفےٰ! دنیا میں ہم پر کوئی تھوڑی سی بھی شفقت کردے تو ہم اس کے احسان مند رہتے ہیں لیکن بی بی آمنہ کے لال، رسولِ بے مثال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہم پر جس قدر احسانات ہیں وہ بے حد و بے شمار ہیں، ہمیں چاہیئے کہ ان کی سُنّتوں کو اپنائیں، ان کے مُبارَک فرامین پر عمل کریں، جس بات اور جس کام سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں روکا ہے اُس سے رُک جائیں۔ کاش! کاش!

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ایک کلام میں بڑے پُر سوز انداز میں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں فریاد اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اپنی اُمت سے بے حَد مَحبّت کا بیان فرمایا ہے ذرا ہم بھی اپنے حال پر نظر کریں اور دیکھیں کہ ایسے شفیق و مہربان، رحمت والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِتنی عِنایات پر ہم بارگاہِ رسالت میں کیا پیش کرتے ہیں۔

مصطفیٰ خیرُ الوَریٰ ہو سرورِ ہر دوسَرا ہو
اپنے اَچّھوں کا تَصَدُّق ہم بَدوں کو بھی نباہو
کِس کے پھر ہو کر رہیں ہم گر تمھیں ہم کو نہ چاہو
بد ہنسیں تم اُن کی خاطِر رات بھر رُوؤ کَراہو
بد کریں ہر دَم بُرائی تم کہو ان کا بَھلا ہو
ہم وہی شایانِ رَد ہیں تم وہی شانِ سَخا ہو
ہم وہی بے شرم و بد ہیں تم وہی کانِ حَیا ہو
ہم وہی قابل سزا کے تم وہی رحمِ خدا ہو
عمر بھر تو یاد رکھا وقت پر کیا بھولنا ہو
وقتِ پیدائش نہ بھولے کَیفَ یَنْسٰی کیوں قضا ہو

www.dawateislami.net

یہ بھی مولیٰ عرض کر دوں　　بھول اگر جاؤں تو کیا ہو
وہ ہو جو تم پر گِراں ہے　　وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو
وہ ہو جس کا نام لیتے　　دشمنوں کا دل بُرا ہو
وہ ہو جس کے رَد کی خاطر　　رات دن وَقفِ دُعا ہو
مَر مِٹیں برباد بندے　　خانہ آباد آگ کا ہو
شاد ہو اِبلیس مَلعُوں　　غم کسے اس قہر کا ہو
تم کو ہو وَ اللہ تم کو　　جان و دل تم پر فِدا ہو
تم کو غم سے حق بچائے　　غم عَدُوّ کو جاں گزا ہو
کیوں رضاؔ مشکل سے ڈریئے　　جب نبی مشکل کُشا ہو

(حدائقِ بخشش، ص339تا340)

کاش! ہمارا چلنا، پھرنا ، اُٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، لباس، الغرض ہر کام سنّت کے مطابق ہو اور ہم ہر وقت یادِ مصطفےٰ میں کھوئے رہیں۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا　　یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

(حدائقِ بخشش، ص198)

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا

اے عاشقانِ میلاد! اللہ ربُّ العِزَّت پارہ 22 سورۂ سَبا کی آیت نمبر 28 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ ﴾ ترجمہ: اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اُمّت ہے

حضرتِ علامہ مولانا مفتی سیِّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خزائنُ العِرفان صفحہ نمبر

www.dawateislami.net

798 پر فرماتے ہیں: اِس مبارک آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت عامّہ (یعنی سب کے لئے) ہے، تمام انسان اس کے اِحاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عَرَبی ہوں یا عَجَمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمّتی۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص776)

سب کے آقا سب کے رسول

بخاری و مسلم کی ایک حدیثِ پاک میں ہے: سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں، اُن میں سے ایک خُصوصیت یہ ہے کہ دوسرے انبیائے کرام (علیہمُ السّلام) خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور مَیں تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا۔ (بخاری، 1 / 133، حدیث:335 ملتقطاً)

شارِحِ بخاری، حضرتِ مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعثتِ عامّہ (یعنی ہر ایک کی طرف بھیجے جانے) کا مطلب یہ ہے کہ حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگلے انبیائے کرام (علیہمُ السّلام) کی طرح قوم، بَستی، مُلک یا زمانے کے ساتھ خاص نہیں، حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نبوت و رسالت سارے جہاں کے لئے جو حیاتِ ظاہری کے وقت دنیا میں موجود تھے اُن کے لئے بھی اور پہلے والوں کے لئے بھی اور قیامت تک جتنے پیدا ہوں گے سب کے لئے، خواہ انسان ہوں، خواہ جنّ، خواہ ملائکہ، بلکہ اللہ پاک کے ماسِوا تمام موجودات کے لئے ہے۔ (نزہۃ القاری، 1 / 842 ملخصاً)

یعنی میرے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علَیہ واٰلہٖ وسلم کی نبوت کسی مخصوص خِطّے، مَخصوص بَستی یا مُلک کیلئے نہیں بلکہ ساری کائنات یہاں تک کہ اِنسان جنّات، ملائِکہ، حیوانات،

www.dawateislami.net

جَمادات، نَباتات، درخت، شَجَر حَجَر سب کیلئے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رسول ہیں۔

سارے رسولوں سے تم برتر تم سارے نبیوں کے سَرور
سب سے بہتر اُمت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

(سامانِ بخشش، ص102)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ساری اُمّت کے نبی

اے عاشقانِ میلادِ مصطفٰے! رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال، مَحبوبِ ربِّ ذُوالجلال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ساری کائنات کے لئے نبی بن کر تشریف لانے کا بیان قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر کچھ اس طرح کیا گیا چنانچہ پارہ 9 سورۃُ الْاَعْراف آیت نمبر 158 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾ ترجمہ: تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

تقریباً ساڑھے سات سو سال پہلے کے بُزرگ حضرتِ امام بَیْضاوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کہ مکّے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام جِنّ واِنس یعنی جِنّات و انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور دیگر رُسُلِ عِظام (یعنی دیگر رسول) صرف اُن کی اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے۔

(تفسیر بیضاوی، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ: 158، 3/65)

مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً" میں (اللہ پاک کی تمام مخلوق کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم، ص210، حدیث: 1167)

www.dawateislami.net

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ساری مخلوق کی طرف اللہ کے رسول ہیں یہ شَرَف اور کسی بھی نبی کو عطا نہیں ہوا یہ صرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خُصوصیت ہے۔

جنّ وِانس کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحدّث دِہلَوی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام جِنّوں اور انسانوں کی طرف بھیجے گئے اِس لئے آپ کو "رسولُ الثَّقَلَین" کہتے ہیں۔ جنّات کا آپ کے دربار میں میں حاضر ہونا اِن کا ایمان لانا پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ کر انہیں دعوتِ اسلام دینا قرآنِ کریم میں موجود ہے۔ اکثر علما کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جنّ وِانس یعنی جنّات و انسانوں کی طرف مَبعوث ہونا آپ ہی کی خصوصیت ہے اور بعض مُحقّقین علما کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بِعثت یعنی بھیجا جانا تمام اَجزائے عالَم یعنی دنیا کے ہر ہر حصّے ہر ہر چیز اور ہر قسم کی موجودات کے لئے ہے خواہ وہ جمادات و نباتات ہوں یا حیوانات، آپ موجودات کے تمام ذرّوں اور کل کائنات کی تکمیل و تربیت فرمانے والے ہیں۔ (تکمیل الایمان، ص127،128)

تُو ہے خورشیدِ رسالت پیارے چُھپ گئے تیری ضِیا میں تارے
اَنبیا اور ہیں سب مَہ پارے تجھ سے ہی نُور لیا کرتے ہیں
(حدائقِ بخشش، ص112)

شرح کلام رضا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ رسالت کے وہ سورج ہیں کہ جب آپ کی روشنی آئی تو سارے تارے چُھپ گئے، اب پچھلے تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی شریعتوں کے احکامات پر عمل نہیں کیا جائے گا بلکہ اب سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو ارشادات فرمائیں گے اِن کا کہا مانا جائے گا اور اب اِن پر ایمان لانا شرط ہو گیا اگر ان پر ایمان نہ

www.dawateislami.net

لائے تو مسلمان نہیں ہوں گے، یوں سارے نبیوں نے بھی آپ سے ہی نور لیا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

ہر چیز حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت جانتی ہے

حدیثِ پاک میں ہے: کوئی شے ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوائے بے ایمان جنّ اور آدمیوں کے۔ (معجم کبیر، 22/262، حدیث:672)

جو جنّات اور انسان ایمان نہیں لائے وہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نہیں جانتے باقی ساری مخلوق جانتی ہے۔ اللہ کرے کہ ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصے کیلئے بھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جاننے اور ماننے سے مَحرُوم ہو جائیں۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک ایک روحانیت تو ہر ہر نَبات، ہر ہر جَماد سے مُتعلّق ہے اسے خواہ اس کی روح کہا جائے یا اور کچھ، وہی مُکلَّف ہے ایمان و تسبیح کے ساتھ۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص532)

یعنی ہر درخت، پتّھر، پہاڑ اپنی زبان میں تسبیح بھی پڑھتے ہیں، اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ایمان بھی رکھتے ہیں۔

پہاڑوں کا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے گفتگو کرنا

جب اسلام کے شروع کا دور تھا اس وقت غیر مسلم ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سخت دشمن تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لیے جارہے تھے، راہ میں ایک پہاڑ پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا، پہاڑ سے آواز آئی: حضور! مجھ پر نہ

www.dawateislami.net

تشریف لائیں کہ مجھ پر کوئی جگہ امن کی نہیں، مجھے خوف ہے کہ اگر کُفّار نے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو مجھ پر پالیا اور اِیذا دی تو اللہ پاک مجھ پر وہ سخت عذاب نازل کریگا کہ کبھی نہ نازل کیا ہوگا۔ سامنے دوسرا پہاڑ تھا اس نے پکارا "اِلَیَّ یَارَسُوْلَ اللہ"، "یارسولَ اللہ! میری طرف تشریف لائیں۔" سرکار (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اس پر تشریف لے گئے۔

(شرح الزرقانی علی مواہب اللدنیہ، 6/512۔ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص533)

اُن پر دُرود جن کو حَجَر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیّت شَجَر کی ہے

جنّ و بَشَر سلام کو حاضر ہیں اَلسّلام
یہ بارگاہ مالکِ جنّ و بَشَر کی ہے

سب بَحر و بَر سلام کو حاضر ہیں اَلسّلام
تَملیک اِنہیں کے نام تو ہر بَحر و بَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص209)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

صِرف حضور ہی رحمۃٌ لِّلعالَمین ہیں

غزالیِ دوراں، حضرت علّامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رحمۃٌ لِّلعالَمین ہونا حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خاص وصف ہے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علاوہ کوئی "رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ" نہیں ہو سکتا، جب (حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی) رسالت کُل مخلوق کے لئے عام ہے تو رحمت بھی سارے جہانوں کے لئے عام اور اللہ کے سوا ہر ذَرّے کو شامل قرار پائی۔ وَلِلّٰہِ الْحَمد! (مقالاتِ کاظمی 1/99 ملتقطاً)

حضرتِ جبرائیل پر رحمتِ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جبریل علیہ السّلام سے

www.dawateislami.net

پوچھا کہ آپ کو ہماری رحمت سے کیا نصیب ہوا؟ انہوں نے عرض کی: سرکار! آپ کے لُطف وکَرَم نے میری قسمت جگادی ورنہ میں خائف تھا اور اپنے انجام سے عرصے سے حیرت زدہ تھا لیکن جونہی آپ کی غلامی کا شرف نصیب ہوا اور یہ آیاتِ کریمہ ”﴿ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍۙ(۲۰) مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍؕ(۲۱) ﴾ ترجمہ: جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔ وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے۔ (پ30، التکویر: 20، 21)

(جب) نازل ہوئیں اور اللہ پاک نے میری تعریف فرمائی تو آپ کے صدقے میں مجھے مکمل اطمینان نصیب ہوا۔ (تفسیر بحر العلوم للسمرقندی، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ: 107، 2/382)

اَزل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی
(قبالۂ بخشش، ص258)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

ہر جگہ اُمّت کو یاد رکھا

مشہور مفسر حضرتِ علامہ مولانا شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی رحمت سے یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنی اُمّت کو ہر جگہ یاد رکھا، مکۂ پاک میں تھے تو بھی امت یاد تھی، مدینۂ طَیِّبہ تشریف لے گئے تو بھی اُمت کو نہ بُھلایا، مسجدِ مکرم میں پہنچے تو بھی، حُجرۂ پاک میں تشریف فرما ہوئے تو بھی، عرش کی چوٹی سے گزر کر ”قاب قَوسَین“ جیسے بلند مقام پر بھی اُمت کو یاد فرمایا۔ (تفسیر روح البیان، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ: 107، 5/527)

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضا یاد اس کی اپنی عادت کیجئے
(حدائقِ بخشش ص198)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

قرآنِ کریم اور نورِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ ربُّ الْعِزَّت پارہ 6 سورۃُ النِّساء کی آیت نمبر 174 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴾ ترجمہ: اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا۔

اے عاشقانِ میلاد! نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور ہونے کا بیان قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر کچھ اس طرح ہے: پارہ 6 سورۂ مائِدہ کی آیت نمبر 15 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴾ (پ6، المآئدۃ:15) ترجمہ: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔

آج سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے کے بزرگ حضرتِ امام ابُوالحَسَن علی بن احمد واحِدی نیشاپوری شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 468ھ) فرماتے ہیں: اِس آیتِ مُبارَکہ میں نور سے مُراد اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تمام چیزوں کو روشن کر دیا۔

اِسی طرح تقریباً سات سو سال پہلے کے بزرگ مشہور مُفَسِّر حضرتِ امام علاءُ الدّین علی بن محمد خازِن رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 741ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں لکھتے ہیں: نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا نام "نور" اس لئے رکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذریعے سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جس طرح اندھیرے میں روشنی کے ذریعے راستہ تلاش کیا جاتا ہے۔

(تفسیر خازن، پ6، المائدۃ، تحت الآیۃ: 15، 1/477)

چھٹ گئے ظُلمت کے بادَل دُور اندھیرا ہوگیا　　نور والا آگیا صلِّ علیٰ خوش آمدید

www.dawateislami.net

بھر دو سینے میں سُرور اور آنکھ کردو نور نور　　　　دل مِرا دو جگمگا صلِّ علیٰ خوش آمدید
(وسائلِ بخشش ص212-213ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

نور ہی نہیں بلکہ نوروں کے بھی نور

علامہ سیّد محمود آلوسی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ مشہور تفسیر "روحُ المَعانی" میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: "وَهُوَنُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ" اس نور سے مراد تمام نوروں کے نور، نبیِ مختار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مبارک ذات ہے۔
(تفسیر روح المعانی، پ6، المائدۃ، تحت الآیۃ:15، 5/367)

نور کا آنا! مرحبا

امام بخاری اور امام مُسلم کے استاذ کے بھی استاذ امام عبدُ الرَّزّاق رحمۃُ اللہِ علیہ صحابیِ رسول حضرت جابر رضی اللہُ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ پاک نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا؟ ارشاد فرمایا "اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے جسے اللہ پاک نے پیدا فرمایا۔"
(الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق، ص63-64، حدیث:18)

اے عاشقانِ رسول! آیتِ مُبارَکہ اور حدیثِ پاک سے نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے نور اور پُر نور ہونے کا بیان ہوا۔ اب کیوں نہ ہم جُھوم جُھوم کر اور مِل کر پڑھیں:

نور والا آیا ہے ہاں نور لیکر آیا ہے　　　　سارے عالم میں یہ دیکھو نور کیسا چھایا ہے
چار جانب روشنی ہے سب سماں ہے نور نور　　　　حق نے پیدا آج اپنے پیارے کو فرمایا ہے
آؤ آؤ نور کی خیرات لینے کو چلیں　　　　نور والا آمنہ بی بی کے گھر میں آیا ہے
آگے پیچھے دائیں بائیں نور ہے چاروں طرف　　　　آ گیا ہے نور والا، نور والا آیا ہے
(وسائلِ بخشش ص460)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

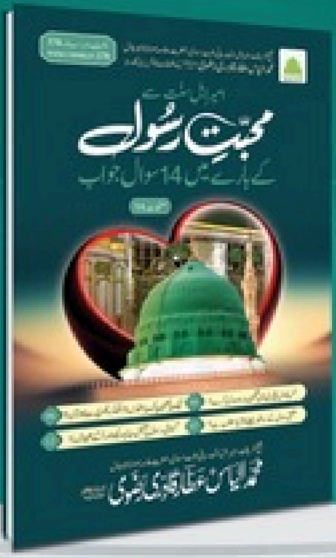

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net